




انگلیوں پر دس ہزار تک گنتی، یعنی تسبیح کا مسنون طریقہ






مؤلفہ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ

مرتب: عبدالحفیظ محمد عمر منیار



اِدارہ اشاعتِ دینیات (پرائیویٹ) لمیٹڈ

انگلیوں پر دس ہزار تک گنتی

یعنی

تسبیح

کا مسنون طریقہ

"اوراد رحمانی واذکار سبحانی"

مؤلفہ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ

سے ماخوذ با تصاویر توضیح و تسہیل

مرتّب

عبدالحفیظ محمد عمر منیار



ادارہ اشاعت دینیات (پرائیویٹ) لمیٹڈ

نام کتاب ——— تسبیح کا مسنون طریقہ

مرتب ——— عبد الحفیظ محمد عمر منیار

کمپوزنگ ——— آسیہ کمپیوٹرس، نیو رنجیت نگر دہلی ۸

سنہ اشاعت ——— دسمبر ۱۹۹۷ء

تعداد ——— ۱۰۰۰

باہتمام ——— محمد انس

مطبع ——— جوہر آفسیٹ پریس

ناشر: ادارہ اشاعت دینیات (پرائیویٹ) لمٹیڈ

۲/۱۶۸- جھا ہاؤس بستی حضرت نظام الدینؒ نئی دہلی ۱۱۰۰۱۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ. وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ الْاَطْہَر الاَعْطَر وَعَلٰی اَصْحَابِہٖ الَّذِین کُلُّھُمْ ازھر وانور. امابعد خطبہ کے یہ الفاظ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے آج سے ایک سو سال پہلے رسالہ "اوراد رحمانی واذکار سبحانی" میں تصنیف فرمائے تھے۔ اس رسالہ کے ضمیمہ میں حضرتؒ نے ایک اہم مضمون تحریر فرمایا تھا جسے ہم اس کتابچہ میں نقل کرتے ہیں۔ امت مسلمہ سے ایک فضیلت والی سنت کا علم گویا ختم ہوگیا اور آخر کار اس سنت پر عمل بھی نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ شانہ ہمیں اِحیاء سنت کی ہمت و توفیق عطا فرماکر عمل کرتے

ہوئے دوسروں کو دعوت وتعلیم کی توفیق بھی عطا فرمائے آمین۔

سنت جو ترک ہوگئی وہ ذکر کرتے ہوئے انگلیوں پر گننا ہے۔

الحمدللہ آسانی سے یہ طریقہ سیکھ کر ایک سے دس ہزار تک گنتی انگلیوں پر گنی جاسکتی ہے۔

عبدالحفیظ محمد عمر منیار

ساحل، پٹنی کالونی،

مغل سرائے روڈ،

سورت ۳۹۵۰۰۳

۳ رجب ۱۴۱۸ھ

۴ نومبر ۱۹۹۷ء

ضمیمہ رسالہ "اوراد رحمانی واذکار سبحانی"

تسبیح رکھنا اور عقدِ اَنامِل سے گننا

چونکہ رسالۂ ہذا میں تسبیح وتحمید وتکبیر کے طریقوں میں بعض مخصوص اعداد بھی آئے ہیں اور ان کے شمار کرنے کے دو طریقے معمول ہیں تسبیح سے گننا اور انگلیوں پر گننا، اسلئے دونوں طریقوں کا مسنون ہونا اور عقد انامل کی کیفیت بیان کرتے ہیں۔

جاننا چاہئے کہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی ابن حبان اور حاکم نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ایک بی بی کو دیکھا کہ ان کے روبرو کچھ گٹھلیاں یا کنکریاں رکھی تھیں جن پر وہ تسبیح کر رہی

تھیں الحدیث اور ابو داود اور حاکم نے حضرت صفیہؓ سے روایت کیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور ان کے سامنے چار ہزار گٹھلیاں جمع تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں صاحب مرقاۃ و صاحب ردالمحتار نے کہا ہے کہ آپ ﷺ نے دیکھ کر منع نہیں فرمایا پس حدیث تقریری سے اس تسبیح متعارف کا جواز نکل آیا کیونکہ ان گٹھلیوں اور تسبیح متعارف میں بجز منظوم و منثور ہونے کے کوئی معتدبہ فرق نہیں سو یہ فرق ممانعت میں موثر نہیں ہو سکتا پس جو شخص اسکو بدعت کہے اسکا قول معتبر نہیں حضرات مشائخ نے اسکو تازیانہ شیطان کہا ہے حضرت جنیدؒ کے ہاتھ میں کسی نے تسبیح دیکھ کر پوچھا کہ منتہی ہو کر اسکی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا جس کی بدولت ہم واصل الی اللہ ہوئے اسکو کیسے چھوڑ دیں اھ اور بزرگوں نے اسکا لقب مذکرہ (یاددہانی کا ذریعہ) بھی رکھا ہے

کہ اس کے ہاتھ میں ہونے سے ضرور کچھ نہ کچھ پڑھنے کا خیال آجاتا ہے۔

اور عقد انامل کا مسنون ہونا حدیث قولی و فعلی سے ثابت ہوا ہے ترمذی نے حضرت یسیرہؓ سے روایت کیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے عورتوں سے فرمایا کہ تسبیح و تہلیل و تقدیس کو اختیار کرو اور انامل سے عقد کیا کرو قیامت میں یہ انگلیاں پوچھی جائیں گی اور ان سے کلام کرایا جاویگا ابو داود نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ عقد فرماتے تھے تسبیح کو ابن قدامہ راوی کہتے ہیں یعنی اپنے داہنے ہاتھ سے۔

اور ہر چند کہ لغۃً عقد انامل عام ہے جیسا صاحب حرز نے کہا ہے کہ خواہ انگلیوں کو کھولے بند کرے خواہ انگلیوں کو دباتا جاوے خواہ انگوٹھا انگلیوں کی سرون پر رکھتا جاوے اھ یعنی

کسی طرح انگلیوں سے شمار کرے اصل سنت ہر طرح حاصل
ہے کسی خاص طریق کی تعیین لازم نہیں مگر احادیث سے
مفہوم ہوتا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے عہد میں عقد انامل
کی کیفیت ضرور معیّن تھی اِشارہ تشہد ایک حدیث میں اس
عنوان سے بتلایا گیا ہے کہ ترپن ۵۳ کا عقد فرمایا جس پر
شافعیہ کا عمل ہے ایک روایت میں ایک سوراخ کی مقدار
بتلانے کی نسبت یہ آیا ہے کہ نوے ۹۰ کا عقد فرمایا اس سے
معلوم ہوا کہ اس خاص طریق میں زیادہ فضیلت ہے اور یہ
طریق اکثر صلحا میں مشہور ہے ہر چند کہ بعض عشرات میں
بہت تھوڑا سا اختلاف بھی ہے مگر ادائے سنت میں سب پر
عمل کرنا یکساں ہے۔

اس مقام پر ایک طریق جسکو محقق غیاث الدین
نے لکھا ہے بعینہ ان کی فارسی کی عبارت ہم نقل کئے دیتے

ہیں اب عامل ذاکر کو اختیار ہے خواہ تسبیح رکھے کہ اس میں
سہولت ہے یا عقد انامل کیا کرے کہ اس میں فضیلت زیادہ
ہے پھر خواہ اس طریق مندرجہ ذیل کو اختیار کرے یا کوئی
دوسرا طریق جو اپنے مشائخ سے پہونچا ہو اس پر عمل کرے
اصل مقصود یہ ہے کہ غفلت کو دفع کرے جیسا عقد انامل کی
حدیث کے آخر میں بطور خلاصہ کلام کے ارشاد ہوا ہے کہ
غافل مت بنو ورنہ رحمت سے دور کردئے جاؤ گے۔

الحمدللہ کہ یوم عرفہ ۱۳۱۷ھ ہجری کو تحریر ہذا سے
فراغت ہوئی سبحان اللہ کیا قدرت ہے کہ مجھ جیسے ناکارہ کے
ہاتھوں یہ عبادت ہوئی اللہ اکبر کوئی شک نہیں کہ یہ محض ان
کی رحمت ہے۔ فقط

حضرت یسیرہؓ والی روایت حضرت شیخ الحدیث
مولانا زکریا صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ فضائل

ذکر میں حسب ذیل نقل فرمائی ہے۔

عَنْ یَسِیرةوکانت من المهاجرات قالت قال لنارسول الله صلی الله علیه وسلم علیکن بالتسبیح والتهلیل والتقدیس واعقدن بالانامل فانّهنّ مسؤلات مستنطقات ولاتغفلن فتنسین الرحمةرواه الترمذی وابوداودکذا فی المشکوة وفی المنهل اخرجه ایضااحمد والحاکم اه وقال الذهبی فی تلخیصه صحیح وکذارقم له بالصحةفی الجامع الصغیر وبسط صاحب الاتحاف فی تخریجه وقال عبد الله بن عمرو رایت رسول الله صلی الله علیه و سلم یعقدالتسبیح رواه ابو داود والنسائی والترمذی وحسنه والحاکم کذا فی الاتحاف وبسط فی تخریجه ثم قال قال الحافظ معنی العقد المذکور فی الحدیث احصاء العدد وهو اصطلاح العرب بوضع

بعض الانامل علی بعض عقد انملة اخری فالاحادو والعشرات بالیمین والمؤن والاٰلاف بالیسار۔

حضرت یسیرہؓ جو ہجرت کرنیوالی صحابیات میں سے ہیں فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے اوپر تسبیح (سبحان اللہ کہنا) اور تہلیل (لاالٰہ الا اللہ پڑھنا) اور تقدیس، اللہ کی پاکی بیان کرنا مثلاً سبحان الملک القدوس پڑھنا یا سبوح قدوس ربنا ورب الملٰئکة والروح کہنا لازم کرلو اور انگلیوں پر گنا کرو اس لئے کہ انگلیوں سے قیامت میں سوال کیا جاویگا اور ان سے جواب طلب کیا جائیگا کہ کیا عمل کئے اور جواب میں گویائی دیجائیں گی اور اللہ کے ذکر سے غفلت نہ کرنا، اگر ایسا کروگی تو اللہ کی رحمت سے محروم کردی جاؤگی۔ (فضائل ذکر عکسی صفحہ ۱۵۹)

مطبوعہ: ادارہ اشاعت دینیات حضرت نظام الدینؒ نئی دہلی۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ تشہد والی حدیث
کاحوالہ دیاہے وہ حسب ذیل ہے۔

عن ابن عمرؓ قال کان رسول اللہ ﷺ اذاقعد فی
التشهد وضع یده الیسریٰ علیٰ رکبته الیسریٰ ووضع
ید ه الیمنی علی رکبته الیمنی وعقد ثلٰثة وخمسین
واشاربالسبابة وفی ر وایة کان اذا جلس فی الصلوة
وضع یدیه علی رکبتیه ورفع اصبعه الیمنی التی تلی
الا بهام یدعو بها وید ه الیسری علی رکبته باسطها
علیها رواه مسلم

(مشکوٰة صفحه ۸۵ ج ۱)

قوله ثلثة وخمسین وهوان یعقدالخنصر
والبنصروالوسطی ویرسل المسبحة ویضم الابهام

الیٰ اصل المسبحةقال الطیبی وللفقهاء فی کیفیة
عقدها وجـوه۔

احدها ما ذکرنا

والشانی ان یضم الا بهام الیٰ الـوسطی
المقبوضة کالقابض ثلٰثاوعشرین فان ابن الزبیر رواه
کذ الک۔

والثالث ان یقبض الخنصروالبنصرویرسل
المسبحة و یحلق الوسطی والابهام کما رواه وائل
بن حجر والاخیر هو المختار عندنا قال الرافعی:
الاخبار وردت بها جمیعا فکانه صلی الله علیه وسلم
کان یصنع مرةًهکذا ومر ةهکذا(مرقاة)

وحدثناعبدبن حمید قال یونس بن
محمد قال ناحمادبن سلمة عن ایوب عن نافع عن

ابن عمرانّ رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا قعد فى التشهد وضع يده اليسرى على ركبته اليسرى ووضع يده اليمنى على ركبة اليمنى وعقد ثلاثا وخمسين واشار بالسبابة ۔

(مسلم شريف ج١ ص ٢١٦)

ثلاثا وخمسين

واعلم ان قوله عقد ثلاثة وخمسين شرطه عند اهل الحساب ان يضع طرف الخنصر على البنصر وليس ذالك مرادًا ههنابل المراد ان يضع الخنصر على الراحة ۔ ويكون على الصورة التى يسميها اهل الحساب تسعة وخمسين (والله اعلم)

النووى شرح المسلم ج١ ص ٢١٦

نوے کے عقد والی روایت حسب ذیل ہے۔

باب قصة ياجوج وماجوج

وحدثنا يحي بن بكيرثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير انّ زينب بنت ابى سلمة حدثته عن ام حبيبة بنت ابى سفيان عن زينب بنت جحش ان النبى صلى الله عليه و سلم دخل عليها فزعا يقول لا اله الا الله ويل للعرب من شرّ قداقترب فتح اليوم من ردم ياجوج وماجو ج مثل هذه وحلق با صبعيه الابهام والتى تليها فقالت زينب بنت جحش فقلت يارسول الله انهلك وفينا الصالحون ؟ قال:نعم اذا كثر الخبث ۔

وحدثنا مسلم بن ابراهيم ثنا وهيب ثنا ابن طاؤس عن ابيه عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه

وسلم قال فتح الله من ردم یاجوج وماجوج مثل هذاوعقد بیده تسعین (بخاری ج ۱ ص ۴۷۲)

حضرت تھانویؒ نے اپنے رسالہ میں محقق غیاث الدین کی فارسی عبارت نقل فرمائی ہے۔ قارئین کے استفادہ کے لئے اس کی توضیح و تسہیل حسب تفصیل ذیل درج کی جاتی ہے:-

(۱) دائیں ہاتھ پر اکائیاں یعنی ایک سے نو تک اور دہائیاں یعنی دس سے نوے تک شمار کرتے ہیں اور بائیں ہاتھ پر سینکڑے ایک سو سے نو سو تک اور ہزار کو ایک ہزار سے نو ہزار تک شمار کرتے ہیں۔

(۲) دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی، اسکے ساتھ والی انگلی اور درمیانی انگلی کو بند کر کے اور کھول کر اکائیوں کو شمار کرتے ہیں۔

(۳) انگلیوں کو بند کرنے کے دو طریقے ہیں۔

(الف) خالی مٹھی بند کی جائے۔ اس حال میں انگلیاں دو جوڑوں سے مڑیں گی اور انگلیوں کے سرے انگلیوں کی جڑ سے قریب ہونگے۔ اسے مضبوطی سے بند کرنا تعبیر کیا جائے گا۔

(ب) بائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی دائیں ہتھیلی پر رکھیں اور اب اس پر دائیں ہاتھ کی انگلیاں نرمی سے بند کریں انگلیاں ایک جوڑ سے مڑیں گی اور انگلیوں کے سرے ہتھیلی کے نرم حصہ میں کلائی کے قریب ہونگے۔ اسے سہولت سے بند کرنا تعبیر کیا جائے گا۔

داہنی ہاتھ کی چھوٹی انگلی مضبوطی سے بند کریں۔
یہ ایک کا شمار ہے۔ اسکی شکل یہ ہوگی:



۱

چھوٹی انگلی کے ساتھ والی انگلی بھی مضبوطی سے
بند کریں۔ یہ دو کا شمار ہے۔ اسکی شکل یہ ہوگی:



۲

چھوٹی انگلی اور، اسکے ساتھ والی انگلی کے ساتھ اب درمیانی انگلی بھی مضبوطی سے بند کریں۔ یہ تین کا شمار ہے۔ اسکی شکل یہ ہوگی:



۳

درمیانی انگلی اور اسکے ساتھ والی انگلی کو بند رکھتے ہوئے صرف چھوٹی انگلی کھول دیں۔ یہ چار کا شمار ہے۔ شکل یہ ہوگی۔



۴

چھوٹی انگلی کے ساتھ والی انگلی بھی کھول دیں۔
صرف درمیانی انگلی بند رہے گی۔ یہ پانچ کا شمار ہے۔ شکل یہ
ہوگی:



۵

درمیانی انگلی کھولتے ہوئے اسکے پاس والی انگلی بند
کرلیں۔ اب چھوٹی اور درمیانی انگلیاں کھلی ہونگی۔ یہ چھ کا
شمار ہے۔ شکل یہ ہوگی:



۶

صرف چھوٹی انگلی سہولت سے بند کرلیں۔ یہ سات کا شمار ہے۔ شکل یہ ہوگی:



۷

چھوٹی انگلی کے ساتھ والی انگلی کو بھی اب سہولت سے بند کرلیں۔ یہ آٹھ کا شمار ہے۔ شکل یہ ہوگی:



۸

چھوٹی انگلی اور ساتھ والی کو بند رکھتے ہوئے
درمیانی انگلی بھی سہولت سے بند کرلیں۔ یہ نو کا شمار ہے۔
شکل یہ ہو گی:

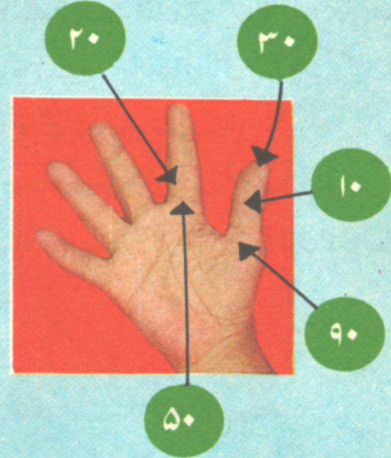


۹

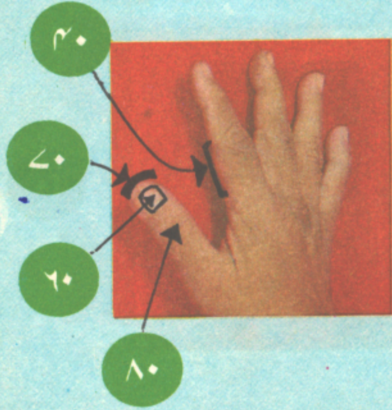
دہائیاں بائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی اور انگوٹھے
پر شمار کی جاتی ہیں۔ ہر دہائی کے لئے ایک جگہ متعین کردی
گئی ہے۔ انگوٹھے پر جو جگہ متعین ہیں اس کا اشارہ شہادت کی
انگلی سے کیا جاتا ہے اور شہادت کی انگلی پر جو جگہ متعین ہیں
اس کا اشارہ انگوٹھے سے کیا جاتا ہے۔

ہر دہائی کی جگہ ذیل کی دو تصویروں میں بتائی گئی
ہیں۔ انہیں یاد کرلیا جائے تو پھر اشارہ کرنا آسان ہوگا ان شاء
اللہ تعالیٰ

ہتھیلی کی تصویر ۱۰/۲۰/۳۰/۵۰اور ۹۰ کے اشارے۔



ہاتھ کی دوسری تصویر ۴۰/۶۰/۷۰/۸۰ کے اشارے۔



دس کے شمار کے لئے شہادت کی انگلی کے سرے کو
انگوٹھے کے اوپر والے جوڑ کی لکیر پر رکھا جائے۔ شکل یہ ہوگی:



۱۰

بیس کے شمار کے لئے انگوٹھے کے ناخن کو شہادت
کی انگلی کے بائیں طرف جڑ میں رکھا جائے۔ شکل یہ ہوگی:



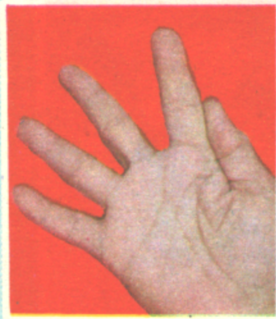
۲۰

تیس کے شمار کیلئے انگوٹھے کے سرے کو شہادت کی انگلی کے سرے میں ملایا جائے۔ انگوٹھا سیدھا رکھا جائے تو انگلی کی شکل کمان جیسی ہو گی۔ شکل یہ ہو گی:



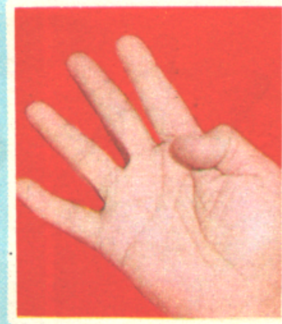
۳۰

چالیس کے شمار کے لئے انگوٹھے کو شہادت کی انگلی سے دائیں طرف اس طرح ملادیا جائے کہ درمیان میں فصل نہ رہے۔ شکل یہ ہو گی:



۴۰

پچاس کے شمار کے لئے شہادت کی انگلی کی جڑ میں لکیر پر انگوٹھے کو موڑ کر رکھیں۔ شکل یہ ہو گی:



۵۰

ساٹھ کے شمار کے لئے انگوٹھے کے پورے ناخن پر شہادت کی انگلی کو بیچ کی لکیر سے موڑ کر رکھیں اس طرح کہ ناخن چھپ جائے۔ شکل یہ ہو گی:



۶۰

ستر کے شمار کے لئے انگوٹھے کے سرے کے پورے حصہ پر شہادت کی انگلی کا اوپر کا جوڑ اس طرح رکھیں کہ ناخن کھلا رہے۔ شکل یہ ہوگی:



۷۰

اسی کے شمار کے لئے انگوٹھے کے ناخن اور جوڑ کے درمیان شہادت کی انگلی کا سرا رکھیں۔ شکل یہ ہوگی:



۸۰

نوے کے شمار کے لئے انگوٹھے کی جڑ میں شہادت
کی انگلی کا سِرا رکھیں کہ ایک دائرہ بن جائے۔ یہ وہ شکل ہے کہ
حضور ﷺ نے یاجوج ماجوج والی حدیث پاک میں اپنے
دست مبارک سے اشارہ کیا تھا۔ شکل یہ ہوگی:



۹۰

(الف) دائیں ہاتھ پر جو ایک کی شکل ہے وہ بائیں
ہاتھ پر ایک سو کا شمار ہے جو حسب ذیل ہے:



۱۰۰

(ب) اسی طرح دو والی شکل بائیں ہاتھ پر دو سو‘ تین والی شکل تین سو‘ چار والی شکل چار سو‘ پانچ والی پانچ سو‘ چھ والی چھ سو‘ سات والی سات سو‘ آٹھ والی آٹھ سو اور نو والی نو سو ہے:



۹۰۰

(ج) دائیں ہاتھ پر جو شکل دس کے لئے ہے وہ بائیں ہاتھ پر ایک ہزار کیلئے ہے۔ بیس والی شکل دو ہزار کے لئے‘ تیس والی شکل تین ہزار کیلئے‘ چالیس والی شکل چار ہزار کے لئے‘ پچاس والی شکل پانچ ہزار کے لئے ساٹھ والی چھ ہزار کے لئے‘ ستر والی شکل سات ہزار کے لئے‘ اسی والی شکل آٹھ ہزار کے لئے اور نوے والی شکل نو ہزار کے لئے ہے:



۹۰۰۰

دائیں ہاتھ پر ننانوے (۹۹) اور بائیں ہاتھ پر نوہزار نوسو (۹۹۰۰) کی شکل حسب ذیل ہو گی:



۹۹

اور جب بائیں ہاتھ کی انگلیاں اور انگوٹھے کو برابر ملا کر کھڑی کر دی جائیں تو یہ شمار دس ہزار کا ہو گا۔



۹۹۰۰

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ (حصن عن ابن ماجه)

یادداشت